# جماعت احمدیہ کا قیام غلبہ اسلام اور اشاعت اسلام کی تکمیل کے لئے کیا گیا ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴؍ مارچ ۱۹۶۷ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

(غیر مطبوعہ)

☆ ہم نے عام ظاہری سامان استعمال کرتے ہوئے انتہائی کوشش حقیقی اسلام پھیلانے کی کر لی لیکن یہ دنیا ہماری طرف متوجہ نہیں ہو رہی۔

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو زبردست دلائل اسلام کے حق میں عطا کئے گئے ہیں۔

☆ جن ممالک میں احمدیت کو فروغ اور کامیابی حاصل ہو رہی تھی ان ممالک میں بھی سیاسی بے چینی اور بدامنی پیدا ہو رہی ہے۔

☆ جب سب حربے ناکام ہو جائیں اور سب تدبیریں بے نتیجہ ہوں تو ایک ہی دروازہ کھٹکھٹانا ہمارے لئے ضروری ہے اور وہ دعا کا دروازہ ہے۔

☆ دوستوں کو دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ بے اطمینانی سے اطمینان کی کوئی صورت پیدا کر دے۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میرا ارادہ تو اس مضمون کے تسلسل میں خطبہ دینے کا تھا جسے میں نے دو خطبوں کی تمہید کے بعد عیدالاضحیہ کے خطبہ کے موقعہ پر شروع کیا تھا لیکن چونکہ موسم کی وجہ سے اہل ربوہ جمعہ میں شامل نہیں ہو سکے اور اس کی انہیں اللہ تعالیٰ نے اسلامی شریعت میں اجازت بھی دی ہے اسی لئے یہاں آنے کے بعد میں نے اپنا یہ ارادہ اس خیال سے ترک کر دیا ہے کہ میرے پہلے مخاطب جماعت میں چونکہ اہالیانِ ربوہ ہیں ان میں سے اگر اکثر شامل نہ ہوں جمعہ کے موقعہ پر تو بہتر یہی ہے کہ اس مضمون کو میں آئندہ جمعہ پر ملتوی کر دوں اللہ تعالیٰ سے یہ امید رکھتے ہوئے کہ وہ مجھے بھی توفیق عطا کرے گا اپنے اس مضمون کی تکمیل کے لئے اور اہالیانِ ربوہ کو بھی زیادہ سے زیادہ ان باتوں کے سننے کی توفیق عطا کرے گا کیونکہ یہ مضمون جماعت کی تربیت کے لئے میرے نزدیک نہایت ہی اہم ہے۔

اس وقت میں اپنے بھائیوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعدد بار یہ فرمایا ہے کہ ہم نے جتنے ظاہری سامان ہمیں ملے ہیں ان کو استعمال کرتے ہوئے اپنی انتہائی کوشش حقیقی اور صحیح اسلام کو قائم کرنے اور پھیلانے کے لئے صرف کر دی ہے لیکن یہ دنیا اس طرف متوجہ نہیں ہو رہی اس لئے اب ایک ہی حربہ باقی رہ گیا ہے اور وہی کارگر ہے اور انشاء اللہ کارگر ہوگا اور وہ دعا کا حربہ ہے۔

جہاں تک غیر مسلموں کا تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس قدر زبردست دلائل اسلام کے حق میں اور ان کے غلط عقائد کے بطلان میں عطا کئے ہیں کہ جو بھی ان میں سے خلوص نیت کے ساتھ اور اس عہد کے ساتھ کہ اگر سچائی اسے مل گئی تو وہ اسے قبول کر لے گا ان دلائل پر غور کرے تو یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ اسلام کی حقانیت کا قائل نہ ہو جائے اور حلقہ بگوش اسلام ہو کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ

پڑھنے لگے۔

جہاں تک ہمارے مسلمان بھائیوں کا تعلق ہے انہیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار اس طرف متوجہ کیا ہے کہ تم امن کی فضا میں ہر قسم کے تعصّبات کو چھوڑتے ہوئے محض خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے میری باتوں کو اور ان دلائل کو سنو جو آسمان سے میرے لئے تیار کئے گئے اور مہیا کئے گئے ہیں تا اللہ تعالیٰ تم پر یہ حق کھول دے کہ جماعت احمدیہ کا قیام غلبۂ اسلام کے لئے اور اشاعت اسلام کی تکمیل کے لئے کیا گیا ہے۔ جب تک سارے مسلمان اکٹھے ہو کر ان راہوں کو اختیار نہ کریں جو راہیں کہ اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کے لئے مقرر کی ہیں اس وقت تک ہمیں اس میں صحیح معنی میں کامیابی نہیں ہو سکتی لیکن انہوں نے ابھی اس طرف توجہ نہیں دی اور آخر ایک ہی دروازہ رہ گیا جسے کھٹکھٹانا ہمارے لئے ضروری ہو گیا اور وہ دعا کا دروازہ ہے جب سب حربے ناکام ہو جاتے ہیں، جب سب تدابیر جو ہیں وہ بے نتیجہ ثابت ہو جاتی ہیں اور کچھ نظر نہیں آتا سوائے اس کے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی اور انکسار کے ساتھ جھکیں اور اس کی ذاتی محبت میں سرشار ہو کر اس کے لئے ایثار کے وہ نمونے بنی نوع انسان کے سامنے پیش کریں کہ جن کی مثال سوائے صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کے اور کہیں ہمیں نہ ملتی ہو۔

اس وقت ان بہت سے ملکوں میں بھی جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کو ترقی اور فروغ اور کامیابی حاصل ہو رہی تھی سیاسی بے چینی اور بدامنی پیدا ہو رہی ہے مثلاً انڈونیشیا (جاوا سماٹرا وغیرہ) ہے وہاں کے سیاسی حالات بھی ابھی سٹیبل (Stable) نہیں ہوئے، لوگوں کو اطمینان نہیں نہ وہ یہ جانتے ہیں کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا، کیا حالات پیدا ہوں گے، کب انہیں امن اور سکون کی زندگی ملے گی۔ کب وہ اپنی زندگیوں کو معمول کے مطابق گزارنے لگیں گے۔ مغربی افریقہ میں نائیجیریا میں بھی بدامنی کے سے حالات ہیں۔ غانا میں بھی پوری طرح ابھی سٹیبلٹی (Stability) قائم نہیں ہوئی۔ اطمینان نہیں گو حالات بہت حد تک بہتر ہیں نائیجیریا کے مقابل میں اور ابھی پچھلے دو چار روز میں سیرالیون میں بھی سیاسی فساد اور فتنہ پیدا ہو گیا ہے کیونکہ وہاں اسی ماہ کی سترہ تاریخ کو انتخابات ہوئے تھے لیکن جیسا کہ آج کی خبروں سے پتہ چلتا ہے قبل اس کے کہ انتخابات کا نتیجہ نکلتا وہاں کے گورنر جنرل نے حزب مخالف کو دعوت دی کہ وہ حکومت بنائیں یعنی ابھی سارے نتائج بھی نہیں نکلے تھے کسی وجہ سے، جس کا ہمیں علم نہیں ہو سکا،

حزب مخالف کو دعوت دی گئی اس پر وہاں کی حکومت نے بغاوت کر دی اور حزب اختلاف کا جو قائد تھا اور جس نے وزارت عظمی کا عہدہ سنبھالا تھا اور حلف لی تھی اس حلف کے معاً بعد ہی فوج نے اسے حراست میں لے لیا اور اعلان کیا کہ قبل اس کے کہ نتائج نکلیں گورنر جنرل کو یہ حق کہاں سے پہنچتا ہے کہ وہ حزب اختلاف کو حکومت بنانے کی دعوت دے۔ بہر حال بڑا پُر امن ملک تھا اس وقت تک لیکن اب ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہاں کیا حالات پیدا ہوں اور خصوصاً یہ ملک اور اسی طرح مشرقی افریقہ میں (پہلے جو ایک ملک تھا اب تین ملک ہو گئے ہیں یعنی) کینیا یوگنڈا اور ٹانگانیکا (اور اب تنزانیہ کہلاتا ہے کیونکہ زنجبار کے ساتھ ان کی فیڈریشن قائم ہو گئی ہے اور نام انہوں نے ٹانگانیکا سے بدل کر اپنا تنزانیہ رکھ لیا ہے تو ان ملکوں) کے سیاسی حالات بھی اطمینان پیدا کرنے والے نہیں بلکہ تشویش پیدا کرنے والے ہیں اور یہ وہ ممالک ہیں جہاں (افریقہ کے اور ممالک میں بھی اس میں شک نہیں جماعتیں قائم ہیں) جماعت احمدیہ کو نسبتاً بہت زیادہ اقتدار اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہو چکا ہے دوستوں کو یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس بے اطمینانی میں سے اطمینان کی کوئی ایسی صورت پیدا کر دے کہ وہ اسلام کے لئے مفید ہو اور جس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ پہلے سے بھی زیادہ مستحکم ہو جائے کہ سب طاقتیں اور قدرتیں اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ (آمین)

☆......☆......☆